مدینہ منورہ فضائل کے آئینہ میں

از: مولانا مفتی محمد زاہد
استاذ دارالعلوم حیدرآباد

اللہ تعالیٰ نے اس کائناتِ رنگ و بو میں بعض انسان کو دوسرے بعض سے افضل و برتر بنایا ہے؛ چناں چہ انبیاء علیہم السلام کو دوسرے تمام انسانوں پر فضیلت بخشی اور پھر انسانوں میں سے علماء، صلحاء، اتقیاء، عابدین اور زاہدین کو بقیہ تمام لوگوں پر پھر بقیہ لوگوں میں سے عام مومنین کو کفار ومشرکین پر؛ لیکن فضیلت و برتری ایک ایسی چیز ہے جس کا دائرہ صرف انسان تک محدود نہیں ہے؛ بلکہ نوع انسان سے متجاوز ہوکر حیوانات، نباتات امکنہ ومقامات تک پہنچتا ہے؛ چناں چہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے مقامات وامکنہ میں سے بھی بعض مخصوص ومقدس مقامات کو دوسرے بعض پر فوقیت بخشی ہے، ان ہی مخصوص ومقدس مقامات میں سے دارِ ہجرتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے؛ کیوں کہ اس مقدس سرزمین کے ساتھ بہت سے امتیازات جڑے ہوئے ہیں اور یہ مبارک زمین بہت سے فضائل ومناقب کی حامل ہے، یہ وہ سرزمین ہے جس کی طرف (کفار مکہ اور اہل طائف کے ایمان سے مایوس ہوکر) خاتم الرسل آقائے دوجہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی اور اپنی زندگی کے آخری دس سال یہیں گذارے، یہی وہ سرزمین ہے جس کی طرف اپنی جان اور اسلام کی حفاظت کی خاطر کفار مکہ کے ظلم وستم سے پریشان وتنگ آکر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہجرت کی اور امن واطمینان کے ساتھ زندگی گذاری یہی وہ سرزمین ہے، جہاں سے اسلام دنیا میں پھیلا اور قوت وشوکت حاصل ہوئی، یہی وہ سرزمین ہے جہاں کے باشندوں نے قدم قدم پر اللہ کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا حتی کہ اپنی جانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے سے گریز نہیں کیا، اسی وجہ سے اللہ کی طرف سے ان کو انصار کا لقب ملا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا ان کی تعریف کی؛ چناں چہ قرآن کریم میں ہے: وَالَّذِینَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِیمَانَ مِن قَبْلِهِمْ یُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُونَ فِی صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا، وَیُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن یُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. (الحشر: ۹) ترجمہ: اور یہ مال فیٔ ان

لوگوں کے لیے ہے جنھوں نے ان سے پہلے (مدینہ کے) گھروں میں ٹھکانہ بنایا اور ایمان لائے، وہ محبت کرتے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے ان کی طرف ہجرت کی اور اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں پاتے ہیں، اس مال غنیمت سے جو ان کو دیا جائے اور وہ (ان کو) خود پر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ ان کو فاقہ کرنا پڑے اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔

قرآن کریم نے اس آیت میں انصار کے چند اوصاف حمیدہ بیان کیے ہیں:

(۱) ان کے دلوں میں مہاجرین کی محبت ہے۔

(۲) اگر نبی ﷺ مہاجرین کو ان کے فقر وغربت کی وجہ سے مالِ غنیمت میں سے کچھ زیادہ دے دیں تو وہ تنگ دل اور پریشان نہیں ہوتے۔

(۳) کھانے پینے، رہنے سہنے کی چیزوں میں یہ لوگ مہاجرین کو خود پر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ ان کو فاقہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے ایک قاعدہ کلیہ بیان فرمایا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بخل اور مال ودولت کی حرص نہیں ہوتی تو وہ لوگ کامیاب وکامران ہوتے ہیں، اس سے صحابۂ کرامؓ کے کامیاب وبامراد ہونے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے؛ اس لیے کہ صحابۂ کرامؓ کے دل بھی بخل اور مال ودولت کی حرص سے محفوظ ہیں، اسی طرح غزوۂ بدر کے موقع پر جب آپ ﷺ نے أشيروا عليّ أيها الناس کہہ کر انصار کی رائے معلوم کی تو انصار کے سردار سعد بن معاذؓ نے جواب دیا تھا کہ اے اللہ کے رسول ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ ﷺ کی تصدیق کی ہے، اگر آپ ہم کو دریا میں کودنے کا حکم دیں گے تو ہم دریا میں کودنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

الغرض قرآن واحادیث اور کتب تواریخ میں انصار کے بے شمار فضائل ومناقب بیان کیے گئے ہیں، جو خود ایک مستقل موضوع ہے، جس کے لیے سیکڑوں صفحات کی ضرورت ہے، یہاں احقر نے ضمناً ان کے چند فضائل کا اس لیے تذکرہ کر دیا ہے کہ مکان ومکین کی فضیلت ایک دوسرے کو مستلزم ہے، اب احادیث کی روشنی میں مدینہ منورہ کے فضائل ملاحظہ فرمائیں۔

مدینہ منورہ کے لیے برکت کی دعاء

مدینہ منورہ کی سرزمین، اس کے پھل، پیمانے اور مُد کے لیے برکت کی دعاء فرمائی ہے؛ چناں چہ مسلم شریف کی حدیث ہے: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگ باغ کا سب سے پہلا پھل دیکھتے تو اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ ﷺ اس کو لیتے اور یہ دعاء فرماتے کہ اے اللہ ہمارے پھل میں برکت عطا فرما، ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع میں برکت فرما اور

ہمارے مد میں برکت فرما، اے اللہ بیشک ابراہیمؑ تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بیشک انھوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعاء کی اور میں بھی مدینہ کے لیے اس طرح کی دعاء کرتا ہوں، جیسا کہ ابراہیمؑ نے مکہ کے لیے دعاء کی اور ایک گنا زیادہ وہ حدیث درج ذیل ہے:

وعنه (أبي هريرةؓ) قال كان الناس إذا رأوا أول الثمرة جاء وابه إلى النبي ﷺ فإذا أخذه قال اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا في مدنا، اللهم إن إبراهيم عبدك وخليلك ونبيك وإني عبدك ونبيك وإنه دعاك لمكة وأنا أدعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه.(مسلم ۱/٤٤۲ باب فضل المدينة،مؤطأمالك كتاب جامع الدعأ باب فضل المدينة ۳۵۸)

آب وہوا کی درستگی اور وبائی مرض کے لیے دعاء

جب آپ ﷺ اور صحابہٴ کرامؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے قیام کے زمانہ میں حضرت ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہوگئے یہ ایک سخت قسم کا بخار تھا جو وباء کی شکل میں اہل مدینہ کو آتا تھا اور جس کو آتا تھا کمزور کردیا کرتا تھا، جس سے صحابہٴ کرامؓ کے مدینہ منورہ سے بددل ہونے کا بھی اندیشہ تھا، اس موقع پر آپ ﷺ نے دعاء فرمائی: اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا فرمادیجیے جیسا کہ ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ، مدینہ کی آب وہوا کو درست کردیجیے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردیجیے۔ (جحفہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی جہاں کے باشندے یہودی تھی) اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی یہ دعاء قبول فرمائی اور بخار کو ان لوگوں کی طرف منتقل کردیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اس کے متعلق ایک خواب بھی نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک کالی عورت دیکھی جس کے سر کے بال پراگندہ تھے، مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں جاکر اترگئی تو میں نے اس کی تعبیر لی کہ مدینہ کی وباء مہیعہ کی طرف منتقل کردی گئی (مہیعہ جحفہ کا ہی نام تھا) جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

(الف) عن عائشةؓ قالت لما قدم المدينة وعك أبو بكر وبلال فجئت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال: اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشد وصححها وبارك لنا في صاعها ومدها وانقل حمّاها فاجعلها بالجحفة.(بخارى ۲۵۳ باب بلا عنوان اختصارا، مؤطأمالك ۳٦۵ باب ماجاء في وباء المدينة مختصر من حديث طويل)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ

تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ بخار میں مبتلا ہوگئے تو میں آپ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے یہ دعاء فرمائی: اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا فرما جیسا کہ ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ، اس کی آب وہوا کو درست کردیجیے اور ہمارے لیے برکت پیدا فرما اس کے صاع میں اور اس کے مد میں اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردیجیے۔

(ب) عن عبد الله بن عمرو في رؤيا النبي ﷺ في المدينة رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى نزلت مهيعة فتأولتها أن وباء المدينة نقل إلى مهيعة وهي الجحفة (مختصر صحيح البخاری باب من كذب فی حلمه ۲۶۲/۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے: نبی ﷺ کے خواب کے بارے میں مدینہ کے قیام کے زمانہ میں: میں نے ایک کالی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے جو مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں اتر گئی میں نے اس کی تعبیر لی کہ مدینہ کی وبا، مہیعہ یعنی جحفہ کی طرف منتقل کردی گئی۔

آپ ﷺ کی مدینہ منورہ سے محبت

نبی کریم ﷺ کو مدینہ بہت عزیز اور محبوب تھا؛ چناں چہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو اپنی اونٹنی تیز کردیتے اور اگر اونٹنی کے علاوہ کوئی دوسری سواری ہوتی تو اس کو تیز کردیتے، انھیں سے ایک دوسری حدیث میں منقول ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ کے اُحد پہاڑ کے بارے میں فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جیسا کہ احادیث ذیل میں اس کی تصریح ہے:

عن أنسؓ أن النبي ﷺ كان إذا قدم من سفر فنظر إلى جدرات المدينة أوضع راحلته وإن كان على دابة حركها من حبها (بخاری ۲۵۳/۱ باب بلاعنوان)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کسی سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کردیتے اور اگر دوسری سواری پر ہوتے اس کو تیز کردیتے اور یہ سب مدینہ سے محبت کی وجہ سے تھا۔

وعنه أن النبي ﷺ أن النبي ﷺ طلع له أحد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه (مؤطأ مالك، كتاب الجامع، باب ما جاء فی أمر المدينة ۳۶۱)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جب احد پہاڑ دکھائی دیتا تو آپ ﷺ

فرماتے کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں "هذا جبل يحبنا و نحبه" کی شرح میں محدثین کی دو رائیں ہیں:

(۱) یہ حدیث مجاز پر محمول ہے اور پہاڑ کے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے قریب رہنے والے لوگ یعنی اہل مدینہ جو صاحب ایمان وتوحید ہیں ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔

(۲) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ جمادات میں بھی علم ودانائی، محبت وعداوت پیدا فرمادیتے ہیں، جیسا کہ وہ ستون جس پر ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار ہوگیا اور آپ ﷺ منبر پر خطبہ دینے لگے اور ستون پر ٹیک لگا کر خطبہ دینا ترک فرمادیا تو وہ نبی ﷺ سے جدائی کے غم میں رونے لگا۔

الغرض خواہ یہ حدیث ظاہر پر محمول ہو یا مجاز پر دونوں صورتوں میں مدینہ کی حرمت وعظمت کی طرف مشیر ہے، اگر ظاہر پر محمول ہو تو اس لیے کہ اس حدیث سے آپ ﷺ اور صحابۂ کرامؓ کا مدینہ کے پہاڑ احد سے محبت کرنا اور پہاڑ کا آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے اور مجاز پر محمول ہو تو؛ اس لیے کہ اس حدیث سے اہلِ مدینہ کا آپؐ اور آپؐ کے صحابۂ کرامؓ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے اور آپؐ اور آپؐ کے صحابۂ کرامؓ کا اہل مدینہ سے، گویا اہل مدینہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کے نزدیک محبوب ہیں تو اہلِ مدینہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور مکین کی فضیلت مکان کی فضیلت کو مستلزم ہوتی ہے، لہٰذا مدینہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

مدینہ منورہ کی حرمت وعظمت

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کو مکرم ومحترم قرار دیا ہے؛ حتی کہ بعض احادیث میں اس کے خاردار درختوں کے کاٹنے اور شکار کرنے سے منع کیا ہے، اور بعض احادیث میں فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو حرمِ نبوی میں شکار کرتا ہوا دیکھے تو اس کا سامان چھین لے؛ چناں چہ اسی حدیث کے پیش نظر ایک صحابی سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک غلام کو حرمِ نبوی میں شکار کرتے ہوئے دیکھا تو اس کے کپڑے چھین لیے اس غلام کے مالکان آئے اور کپڑے مانگے تو سعد بن ابی وقاصؓ نے کپڑے نہیں دیے اور نبی ﷺ کا یہ فرمان سنایا من أخذ أحدا يصيد فيه فليسلبه، وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) عن عليؓ قال ما كتبنا عن رسول الله ﷺ إلا القرآن ومافي هذه الصحيفة قال قال رسول الله ﷺ المدينة حرام ما بين عير إلى ثور فمن أحدث فيها

حدثا أو آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل(بخاری ۱/ ۲۵۱، ۲۵۲ باب حرم المدینۃ۔ ابو داؤد ۱/ ۲۷۸ باب تحریم المدینۃ

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوائے قرآن اور جو کچھ اس صحیفے میں کچھ نہیں لکھا، انھوں نے فرمایا نبی ﷺ کا فرمان ہے، مدینہ محترم ومکرم ہے عیر اور ثور (مدینہ کی دو پہاڑیاں) کے درمیان سو جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض اور نفل نماز قبول نہیں ہوگی۔

(ب) عن سعد قال قال رسول الله ﷺ إني أحرم ما بين لابتي المدينة أن يقطع عضاها أو يقتل صيدها(مصنف ابن ابی شیبہ باب مساحۃ حرم المدینۃ ۷/ ۲۹۵)

ترجمہ: حضرت سعدؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا آپ ﷺ کا ارشاد ہے: میں حرام قرار دیتا ہوں اس علاقے کو جو مدینہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے، یعنی اس بات کو کہ اس کے خاردار درختوں کو کاٹا جائے یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔

(ج) عن سليمان بن أبي عبد الله قال رأيت سعد بن أبي وقاص أخذ رجلا يصيد في حرم المدينة الذي حرم رسول الله ﷺ فسلبه ثيابه فجاء مواليه فكلموه فيه فقال إن رسول الله ﷺ حرم هذا الحرم وقال من أخذ أحدا يصيد فيه فليسلبه فلا أرد عليكم طعمة أطعمنيها رسول الله ﷺ ولكن إن شئتم دفعتُ إليكم ثمنه) أبوداؤد باب تحريم المدينة ۱/ ۲۷۸)

ترجمہ: حضرت سلیمان بن ابوعبداللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک آدمی کو پکڑا جو حرم مدینہ میں جس کو نبی ﷺ نے حرارم قرار دیا ہے شکار کررہا تھا تو انھوں نے اس کے کپڑے چھین لیے تو اس کے مالکان آئے اور اس کو چھوڑنے کے بارے میں گفتگو کی تو سعدؓ نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے حرم مدینہ کو محترم قرار دیا ہے اور فرمایا کہ جو کسی کو حرم مدینہ میں شکار کرتا ہوا پکڑے تو چاہیے کہ وہ اس کا سامان چھین لے؛ لہٰذا میں تمھیں وہ رزق نہیں لوٹاؤں گا جو نبی ﷺ نے مجھے عنایت کیا ہے؛ البتہ اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت لوٹا دوں۔

نوٹ: احادیث مذکورہ میں نبی ﷺ نے حرم نبوی کو حرام قرار دیا ہے جس طرح کہ حرم مکی کو حرام قرار دیا ہے؛ لیکن ان احادیث میں حرام سے حرام شرعی مراد نہیں ہے؛ بلکہ حرام بمعنی معظم ومحترم ہے؛ اس لیے فقہاء احناف کے یہاں حرم نبوی کی خاردار گھاس اور اس کے شکار کو قتل کرنا

شرعی اعتبار سے حرام نہیں ہے؛ البتہ مکروہ ہے، جب کہ حرم مکی کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، اس سے حرام شرعی مراد ہے؛ لہٰذا حرم مکی کی گھاس کو کاٹنا اور اس میں شکار کرنا شرعاً حرام ہوگا؛ لیکن خواہ احادیث مذکورہ میں حرام بمعنی معظم ومحترم ہو یا حرام بمعنی شرعی ہو دونوں صورتوں میں حرم نبوی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

كما في حاشية المشكاة: قال التوربشتي قوله ﷺ حرمت المدينة أراد بذلك التحريم التعظيم دون ما عداه من الأحكام المتعلقة بالحرم....... قال الطيبي: المشهور من مذهب مالك والشافعي أنه لا ضمان في صيد المدينة وقطع شجرها بل ذلك حرام بلا ضمان فقال بعض العلماء يجب الجزاء كحرم مكة وقال بعضهم لا يحرم أيضا وهو مذهبنا أنه يكره.

ترجمہ: حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے: علامہ تورپشتیؒ نے کہا کہ نبی ﷺ کا یہ فرمان ”حرمت المدینة“ اس سے نبی ﷺ کی مراد تعظیم ہے نہ کہ وہ دوسرے احکام جو حرم مکی سے متعلق ہیں ﷺ علامہ طیبی نے کہا ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ مدینہ کے شکار اور اس کے درختوں کو کاٹنے میں کوئی ضمان نہیں ہے؛ بلکہ وہ حرام ہے بغیر ضمان کے لازم ہوئے، بعض علماء نے کہا کہ جزاء (بدلہ) واجب ہے، حرم مکی کی طرح اور بعض نے کہا کہ حرام نہیں ہے اور یہ ہی ہمارا مذاہب ہے کہ (درختوں کو کاٹنا اور شکار کرنا) حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم

نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مقدس بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا؛ چناں چہ حدیث شریف میں ہے:

عن أبي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ أمرت بقرية تأكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة(بخارى باب فضل المدينةوإنهاتنفى الناس ۱/۲۵۲۔مسلم باب المدينة تنفى خبثهاويسمى طاية وطيبة ۱/۴۴۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے ایسی بستی کی طرف (ہجرت کا) حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی اور وہ مدینہ ہے۔

مدینہ منورہ اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب

مدینہ منورہ میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا دراں حالیکہ آپ ﷺ وادی عقیق میں تھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اس مبارک وادی (مدینہ منورہ میں نماز پڑھو اس میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے، وہ حدیث مندرجہ ذیل ہے:

عن ابن عباسؓ قال قال عمر ابن الخطابؓ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بوادي العقيق يقول أتاني الليلة آت من ربي فقال صل في هذا الوادي المبارك وقل عمرة في حجة وفي رواية قل عمرة وحجة(بخارى باب قول النبى صلى الله عليه وسلم العقيق ۱۳۵/۲)

علاوہ ازیں اسی مقدس زمین میں مسجد نبوی واقع ہے، جس میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بعض روایات میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے، وہ حدیث درج ذیل ہے:

”صلاة في مسجدي هذا تعدل ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام“ مسلم ۴۴۷/۱ ، (صحيح ابن خزيمه ط۳ باب اختيار صلاة المرءة فى مخدعها ۸۱۵/۲)

ترجمہ: میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ہزار نمازوں کے برابر ہے جو اس کے علاوہ دوسری جگہوں میں پڑھی جائیں سوائے مسجد حرام کے۔ (شامی ۴۲۲/۲)

علامہ شامیؒ نے یہ حدیث افضل المساجد (سب سے افضل مسجد) کی بحث میں ذکر کی ہے؛ چنانچہ کہا ہے کہ سب سے افضل مسجد مسجد حرام ہے اس کے بعد مسجد نبوی ہے جیسا کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے اس لیے کہ اس میں مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار نمازوں کے برابر بتایا گیا ہے؛ مگر مسجد حرام مستثنیٰ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب اس سے زیادہ ہے۔

روضۂ مبارک کی زیارت کا ثواب

اس مبارک سرزمین میں روضۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری زیارت کے لیے سفر کیا اور سفر سے اس کا مقصد میری زیارت ہی تھا تو وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا، اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس شخص نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ زندگی میں اس نے میری زیارت کی؛ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

عن رجل من آل الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من زارني متعمدا كان في جواري يوم القيامة (شعب الايمان باب فضل الحج والعمرة ۴۸/۶ ،المعجم الأوسط باب من اسمه جعفر ۳۵۱/۳)

ترجمہ: خطاب کی اولاد میں سے ایک شخص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بقصد وارادہ میری زیارت کی تو وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا۔

عن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبري بعد موتي كمن زارني في حياتي (شعب الايمان باب فضل الحج و العمرة ٦/٤٨)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ میری زندگی میں اس نے میری زیارت کی۔

مدینہ کی پریشانیوں پر صبر کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے بارے میں فرمایا ہے جس شخص نے مدینہ کی مشکلوں، اس کی پریشانیوں اور مشقتوں (گرمی، بخار وغیرہ) کو برداشت کیا تو میں اس کے لیے گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا، جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

عن رجل من آل الخطاب عن النبي ﷺ قال .... من سكن المدينة وصبر على بلائها كنت له شهيدا و مشفعا يوم القيامة(مسلم شريف باب الترغيب فى سكن المدينة و الصبر ٢/١٥٤)

ترجمہ: آل خطاب میں سے ایک شخص سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ میں رہائش اختیار کرے اور اس کی مشقتوں پر صبر کرے تو میں اس کے لیے گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا کوئی فرد مدینہ کی سختی اور پریشانی پر صبر نہیں کرے گا مگر یہ کہ قیامت کے دن میں اس کے لیے سفارشی ہوں گا۔ (مسلم شریف ۱/۴۴۴)

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ مضمون مذکور ہے: جو شخص مدینہ کی پریشانیوں اور اس کی مشقتوں کو برداشت کرے گا میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارشی یا گواہ ہوں گا (نسائی ۴/۲۵۹) یعنی اگر وہ شخص گنہگار ہے تو سفارشی ہوں گا اور اگر گناہوں سے محفوظ ہوگا تو میں گواہ ہوں گا کہ اس نے مدینہ کی مشقتوں کو برداشت کیا، اس کی پریشانیوں کو جھیلا ہے؛ لہٰذا اس کے اجر و ثواب میں اضافہ کیا جائے گا۔

بدکرداروں سے مدینہ منورہ کا تحفظ

مدینہ کے فضائل و مناقب میں یہ بھی ایک قابل تذکرہ فضیلت ہے کہ مدینہ میں فاسق، فاجر اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے؛ چنانچہ مدینہ منورہ وقتاً فوقتاً اس طرح کے لوگوں کو باہر پھینکتا رہتا ہے، اس طرح کا ایک واقعہ خود نبی ﷺ کے دور میں بھی رونما ہوا، اس کا

خلاصہ یہ ہے کہ ایک دیہاتی نے مدینہ میں آکر نبی ﷺ سے بیعت کی اتفاق سے اس دیہاتی کو بخار آگیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد میری بیعت توڑ دو آپ ﷺ نے انکار کیا پھر دوبارہ آیا اور کہا کہ اے محمد میری بیعت توڑ دو آپ ﷺ نے انکار کیا پھر سہ بارہ آیا اور یہی جملہ دہرایا آپ ﷺ نے پھر انکار کیا اس کے بعد وہ دیہاتی مدینہ سے چلا گیا تو اس موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ کی مثال بھٹی کی طرح ہے کہ جس طرح بھٹی میں لوہا رکھا جائے تو میل کچیل دور ہوجاتا ہے اور آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہوجاتا ہے، اسی طرح مدینہ بھی بدکار، بد عقیدہ، فاسق، فاجر، کافر، منافق لوگوں کو وقتاً فوقتاً باہر پھینکتا رہتا ہے اور صالح، متقی، عابد، زاہد اور خدا سے لولگانے والوں کو پناہ دیتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا، یہاں تک کہ قربِ قیامت میں مسیح دجال کا ظہور ہوگا جو دنیا کے چپے چپے کو چھان مارے گا، کوئی ایسی جگہ نہیں ہوگی جہاں اس کے منحوس اور ناپاک قدم نہ پہنچے ہوں گے؛ لیکن یہ ملعون مدینہ کی سرزمین میں قدم نہیں رکھ سکے گا؛ کیوں کہ مدینہ کے ہر راستے پر اللہ کی طرف سے فرشتے مقرر ہوں گے جو حفاظت کے لیے صف بستہ کھڑے ہوں گے؛ اس لیے مدینہ کے قریب سنگلاخ زمین میں اترے گا اس وقت مدینہ منورہ تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ میں جتنے کفار ومشرکین، فساق وفجار ہوں گے سب کو باہر پھینک دے گا جو سب دجال کے پاس آکر جمع ہوجائیں گے جیسا کہ احادیث ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔

(الف) عن أبي هريرةؓ قال قال رسول اللهﷺ: لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة شرارها كما ينفي الكير خبث الحديد(مسلم ٤٤٤/١ باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال اليها)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا ارشاد ہے قیامت قائم نہیں ہوگی تا آنکہ مدینہ بدکار لوگوں کو دور کردے جس طرح بھٹی فولاد (لوہے) کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔

(ب) وعنه قال قال رسول اللهﷺ على أنقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون ولا الدجال(بخارى ٢٥٢/١ باب لا يدخل الدجال المدينة، مسلم ٤٤٤/١ باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے انھوں نے فرمایا نبی ﷺ کا ارشاد ہے: مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں؛ اس لیے طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہوسکتے۔

وعن أنسؓ قال قال رسول اللهﷺ ليس من بلد إلا سيطأه الدجال إلا مكة

والمدينة ليس نقب من أنقابها إلا عليه الملائكة صافيين يحرسونها فينزل السبخة فترتجف المدينة بأهلها ثلث رجفات فيخرج إليه كل كافر ومنافق (بخاری ۲۵۳/۱ باب لا یدخل الدجال المدينة)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا نبی ﷺ کا ارشاد ہے: کوئی شہر نہیں ہوگا جہاں دجال کے قدم نہ پہنچے ہوں گے سوائے مکہ اور مدینہ کے؛ اس لیے کہ مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے جو اس کی حفاظت کریں گے تو وہ مدینہ کے قریب سنگلاخ زمین میں اترے گا اور مدینہ اپنے باشندوں کے ساتھ تین مرتبہ لرزے گا تو سب کافر و منافق نکل کر اس کی طرف چلے جائیں گے۔

مدینہ منورہ میں انتقال کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے مومنین کو مدینہ منورہ میں انتقال کرنے کی ترغیب دی ہے؛ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے بس میں ہو کہ وہ مدینہ میں انتقال کرے اس کو چاہیے کہ مدینہ ہی میں انتقال کرے اس لیے کہ جو شخص مدینہ میں انتقال کرے تو میں اس کے لیے سفارشی ہوں گا۔

یحییٰ بن سعیدؒ کی حدیث میں ایک واقعہ مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا تھا، اس کی قبر کھودی جارہی تھی، آپ ﷺ قبر کے پاس تشریف فرماتھے کہ اچانک ایک آدمی نے قبر میں جھانک کر دیکھا اور اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ''مومن کی خوابگاہ کیا ہی بری ہے'' تو آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ تو نے کیا ہی بری بات کہی اس شخص نے کہا کہ میرا مقصد مدینہ کی برائی کرنا نہیں ہے؛ بلکہ میرا مقصد ہے کہ اللہ کے راستے میں شہید ہونا اس سے زیادہ بہتر ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ مدینہ میں انتقال کرجانا اس سے زیادہ بہتر ہے اور ارشاد فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی مقام نہیں ہے جہاں پر مرنا مجھے مدینہ کے مقابلے زیادہ محبوب ہو، آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث کا مضمون ہے۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها فإني أشفع لمن يموت بها. (سنن ابن ماجة الأرنؤوط باب فضل المدينة ۲۹۲/٤، مواردالظمآن الى زوائد ابن حبان ت حسين اسد. باب فضل مدينة سيدنا رسول الله ﷺ ۳۵۸/۳)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے بس میں ہو کہ مدینہ میں انتقال کرے تو چاہیے کہ وہ مدینہ ہی میں انتقال کرے؛ اس لیے کہ میں

اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں انتقال کرے۔

عن يحي بن سعيد أن رسول الله ﷺ كان جالسا وقبر يحفر بالمدينة فاطلع رجل في القبر فقال: بئس مضجع المؤمن، فقال رسول الله ﷺ بئسما ما قلت، قال الرجل لم أرد هذا وإنما أردت القتل في سبيل الله فقال رسول الله ﷺ لا مثل القتل في سبيل الله ما على الأرض بقعة أحب إليَّ أن يكون قبري بها منها ثلث مرات (مؤطأ مالك، الأعظمی باب الشهداء فی سبيل الله، ترمذی شاکر ۷۱۹/۵ باب فضل المدينة)

ترجمہ: یحیٰ بن سعید سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور مدینہ میں ایک قبر کھودی جارہی تھی اچانک ایک آدمی نے جھانک کر دیکھا تو اس کی زبان سے نکلا ''مومن کی خوابگاہ کیا ہی بری ہے'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تونے بری بات کہی تو اس نے کہا کہ میرا یہ مقصد نہیں ہے بلکہ میرا مقصد ہے جہاد میں شہید ہونا اس سے بڑھ کر ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ (مدینہ میں انتقال کرجانا) جہاد فی سبیل اللہ کی طرح نہیں ہے (بلکہ اس سے بڑھ کر ہے) روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں مرنا مدینہ کے مقابلے مجھے زیادہ محبوب ہو، یہ بات آپؐ نے تین مرتبہ فرمائی۔

قرب قیامت مدینہ کی تادیر بقاء

اس مقدس سرزمین کی ایک اہم خصوصیت وفضیلت یہ ہے کہ جب قیامت کا وقوع ہوگا تو مدینہ کی بستی سب سے آخر میں فناء ہوگی، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

عن أبي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ آخر قرية من قرى الإسلام خرابًا المدينة هذا حديث حسن غريب (سنن ترمذی ت شاکرباب ما جاء فی فضل المدينة ۸۲۵/۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: اسلام کی بستیوں میں سب سے آخر میں فناء ہونے والی بستی مدینہ ہے۔

قرب قیامت اہل ایمان کا مدینہ میں اجتماع

قیامت کے قریب تمام اہل ایمان دنیا کے گوشے گوشے سے سمٹ کر مدینہ آجائیں گے، جیسا کہ بخاری کی یہ حدیث شاہد وعادل ہے۔

عن أبي هريرةؓ قال رسول الله ﷺ إن الإيمان ليأزر إلى المدينة كما تأزر الحية إلى جحرها (بخاری، باب الإيمان يأرز إلى المدينة ۲۵۲/۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا نبی ﷺ کا فرمان ہے: (اہل) ایمان سمٹ کر اس طرح مدینہ آجائیں گے جس طرح سے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔